DAR-UL-IFTA
SADIQABAD
Alflah Town Sadiqabad Dist: Rahim yar Khan

دار الافتاء صادق آباد
الفلاح ٹاؤن صادق آباد
ضلع رحیم یار خان

Dar-ul-Ifta Sadiqabad

درخواست برائے حصولِ فتویٰ

حضرت مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(1)۔۔۔ آج کل مختلف ممالک نے کرکٹ، ہاکی، فٹبال وغیرہ کھیلوں کی ٹیمیں بنائی ہوئی ہیں۔ ان کھلاڑیوں نے کھیل کو ایک پیشہ کے طور پر اختیار کیا ہوا ہے۔ کیا ایسا کرنا شرعاً درست طرزِ عمل ہے؟

(2)۔۔۔ ان کھلاڑیوں کو حکومت کی طرف سے ماہانہ تنخواہ دی جاتی ہے۔ یہ تنخواہ عوام کے مفاد کے لیے بنائے گئے بیت المال سے دی جاتی ہے حالانکہ عوام کو ان کے اس کھیل کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ کیا ان کی تنخواہ حلال ہے؟ اور کھلاڑیوں کو تنخواہ دینا حکومت کے لیے جائز ہے؟ نیز مختلف اداروں کی طرف سے کھلاڑیوں کو جو تنخواہ دی جاتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب حامدا و مصلیا

(1)۔۔۔ کرکٹ، ہاکی، فٹبال وغیرہ جیسے کھیل فی نفسہ حرام نہیں، لیکن اس دور میں ان کھیلوں نے باقاعدہ ایک کل وقتی پیشہ کی شکل اختیار کرلی ہے، جن میں کھلاڑی اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ صرف کر دیتے ہیں۔ آج کل کھیلوں کے ان مقابلوں میں مردوزن کے مخلوط اجتماعات، ستر کا کھلا ہونا، جوا، سٹہ بازیاں، ضیاعِ وقت، حقوق اللہ بالخصوص نماز سے غفلت وغیرہ میں سے کوئی نہ کوئی خرابی ضرور پائی جاتی ہے۔ چونکہ آج کل ان کھیلوں کو ایک پیشہ کے طور پر اختیار کرنے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور امانت عطا کردہ وقت اور صلاحیت کا ضیاع اور گناہوں کا ارتکاب لازم آتا ہے، اس لیے یہ پیشہ اختیار کرنا مسلمان کی شان کے خلاف ہے۔

(2)۔۔۔ واضح رہے کہ حکومت ان کھیلوں پر اتنی زیادہ رقم اس لیے خرچ کرتی ہے تاکہ ملک بھر کے عوام اپنی تفریح کے لیے صحتمندانہ سرگرمیاں اختیار کریں اور ورزش کی طرف متوجہ ہوں جس سے ذہنی اور جسمانی صحت برقرار رکھنے میں بہت مدد ملتی ہے، علاوہ ازیں کھیلوں کے مقابلے منعقد کرواکر حکومت کو بھاری آمدنی حاصل ہوتی ہے یوں کھیل سرکاری خزانہ کے لیے آمدنی کے حصول کا ذریعہ بھی ہیں، نیز ہاکی، فٹبال، کرکٹ وغیرہ کھیلنا عوارض سے قطع نظر کرتے ہوئے فی نفسہ حرام نہیں ہے، اس لیے سرکاری خزانہ سے دی گئی تنخواہ کھلاڑیوں کے لیے حلال ہے، نیز مختلف اداروں کی طرف سے انہیں ملازم ہونے کی بناء پر جو تنخواہ ملتی ہے اگر اس ادارہ کی غالب آمدنی حلال ہے تو اس کے لئے تنخواہ لینا جائز ہے اور جس ادارہ کی غالب آمدنی حرام ہے اس سے ملنے والی تنخواہ بھی ناجائز ہوگی۔

دار الافتاء صادق آباد
الفلاح ٹاؤن صادق آباد اسلامی جمہوریہ پاکستان

Scanned with CamScanner

فتح الباري – ابن حجر – ط:قديمى – (11 /١٠٧،١٠٨)

(قوله باب كل لهو باطل) إذا شغله أي شغل اللاهي به عن طاعة الله أي كمن النهي بشيء من الأشياء مطلقا سواء كان مأذونا في فعله أو منهيا عنه كمن اشتغل بصلاة نافلة أو بتلاوة أو ذكر أو تفكر في معاني القرآن مثلا حتى خرج وقت الصلاة المفروضة عمدا فإنه يدخل تحت هذا الضابط

...................والله سبحانه وتعالى أعلم وعلمه أتم وأحكم

علی رضا

دار الافتاء صادق آباد

22/ شعبان المعظم 1441ھ

16/ اپریل 2020ء

دستخط : مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

دستخط : مفتی احسن عزیز صاحب دامت برکاتہم

دستخط : مفتی طارق بشیر صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

الجواب صحیح

طارق بشیر عفی عنہ

نوٹ: ۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

- Cell No: 0302-7002111
- 0344-3387879
- Whats App: 0302-7002111
- E-mail: shariainbiz@gmail.com

- دارالافتاء سے فرقہ وارانہ یا اختلافی مسائل کا جواب نہیں دیا جاتا۔
- خدمت بلا معاوضہ۔